قرآنی بیان

قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

10 November 2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(for Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
10 نومبر، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. حق گوئی میں شرم جھجک نہیں کرنی چاہئے!
✿.. اعتراض نہیں سُوال کیجئے!
✿.. گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا
✿.. قرآن میں ہو غوطہ زَن اے مردِ مسلمان!

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَہ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے قرآنِ کریم پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر اللہ پاک سے بخشش کا سوال کیا تو اس نے خیر (یعنی بھلائی) کو اس کی جگہ سے ڈھونڈ لیا۔[1]

اسے لب پہ اپنے سجاؤ میاں! | وسیلہ ہے بخشش کا سارا درود
نکالے غموں کے تلاطُم سے یہ | کہ ہے راحتوں کا کنارہ درود

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:26 سننے کی سعادت حاصل

1...شعب الایمان، باب فی التعظیم القرآن، فصل فی استحباب...الخ، جلد:2، صفحہ:373، حدیث:2084۔

کی۔ اس آیتِ کریمہ میں غیر مسلموں کے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔

آیتِ کریمہ کا شانِ نزول

قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر غیر مسلموں کے باطِل نظریات اور جھوٹے عقائد وغیرہ کو مکڑی کے جالے اور مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جب اللہ پاک نے اَہْلِ عرب کو قرآنِ کریم جیسا کلام بنا کر لانے کا چیلنج دیا تو انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، بڑے بڑے شاعِروں، ادیبوں نے مَغزماری کی مگر کوئی بھی قرآنِ کریم جیسی ایک آیت بھی بنانے میں کامیاب نہ ہو سکا، جب اور کچھ نہ ہو سکا تو انہوں نے قرآنِ کریم پر اُلٹا اعتراض کرنے کی جسارت کی اور بولے: اگر قرآنِ کریم خُدائی کلام ہے تو اس میں ایسی چھوٹی چھوٹی اور حقیر چیزوں (مثلاً مکڑی اور مکھی وغیرہ) کی مثال کیوں دی گئی ہے؟ ایسی بڑی ذات اور ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا ذِکْر...!! یہ اللہ پاک کی شان کے خِلاف ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم اللہ پاک کا کلام نہیں ہے۔ ان کے اس اعتراض کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:(1)

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا

کس بات سے؟ فرمایا:

اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا	ترجمہ کنزُالعِرفان: کہ مثال سمجھانے کے لئے

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، البقرۃ، زیر آیت: 26، جلد: 1، صفحہ: 236-239 خلاصۃً۔

	کیسی ہی چیز کا ذِکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر

یعنی مثال بیان کرنا بات سمجھانے کے لئے ہوتا ہے، کسی چیز کا جیسا حال ہو گا، ویسی ہی اس کے لئے مثال دی جائے گی، بڑی چیز کی مثال بڑی چیز سے، چھوٹی چیز کی مثال چھوٹی چیز ہی سے دی جاتی ہے۔ لہٰذا امثال کو سمجھنے کی بجائے الٹا اس پر اعتراض کرنا محض غلط اور بیجا ہے، یہ تو کمالِ حکمت ہے کہ مثال اَصل کے مُطابِق ہو، اللہ پاک حکیمِ مُطلَق ہے، وہ مچھر (مکھی، مکڑی وغیرہ) چیزوں کے ذریعے مثال بیان فرمانے سے حیا نہیں فرماتا ہے۔[1] اور ایسی کوئی بات قرآنِ کریم میں موجود نہیں ہے۔

یہاں تک تو غیر مسلموں کے اعتراض کا جواب تھا، اب جو لوگ قرآنِ کریم میں دی گئی ان مثالوں کو پڑھتے یا سنتے ہیں، ان کے 2 گروہ ہیں، ان کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْۚ	ترجمہ کنزُالعِرفان: بہر حال ایمان والے تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے ربّ کی طرف سے حق ہے

یہ اَہلِ ایمان کی شان ہے کہ وہ قرآنِ کریم کو پڑھ کر اس پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ قرآنِ کریم کو اپنے رَبِّ کریم کا کلام مان کر اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًاۘ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور رہے کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:26، جلد:1، صفحہ:239 خلاصۃً۔

یہ کفار کا طرزِ عمل ہے کہ وہ قرآنِ کریم کو پڑھنے، اسے سمجھنے کی بجائے، اُلٹا اس پر اعتراضات کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا قرآنِ کریم میں مثالیں ذِکْر کرنے کی جہاں اور بہت ساری حکمتیں ہیں، وہیں اس سے یہ بھی فائدہ ہو گیا کہ

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ بہت سے لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

گویا قرآنِ کریم اور اس میں ذِکْر کی گئی مثالیں کسوٹی ہیں، ان کو پڑھ کر اَہْلِ ایمان کا ایمان اور بے ایمانوں کی بے ایمانی ظاہِر ہو جاتی ہے۔[1] کوئی تو وہ ہیں جن کا ایمان پہلے سے زیادہ پختہ ہو جاتا ہے اور کوئی وہ ہیں کہ قرآنی مثالیں پڑھ کر وہ مزید گمراہی میں جکڑے جاتے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جو قرآنِ کریم سے ہدایت لینے کی بجائے، اسے پڑھ کر مزید گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں؟ فرمایا:

وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور وہ اس کے ذریعے صِرْف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے۔

اللہُ اکبر! یہ نافرمانی کی سزا ہے کہ جو بندہ نافرمانی میں حد سے گزرتا ہے، تب اس پر بد بختی غالِب آجاتی ہے اور اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ تب وہ قرآنِ کریم سے بھی ہدایت نہیں لے پاتا۔ اللہ پاک ہمیں ایسی بُری حالت سے محفوظ فرمائے۔

ہائے! بدمست گُناہوں میں ہوئے اَہْلِ وطن

1... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیر آیت:26، جلد:1، صفحہ:238 خلاصۃً۔

یاخُدا! سب کو عطا نیک ہدایت فرما

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ سے ملنے والے سبق

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی جو ایک آیتِ کریمہ ہم نے سننے کی سعادت حاصِل کی۔ اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

(1): حق گوئی میں شرم جھجک نہیں کرنی چاہئے!

پہلی بات تو یہ سیکھنے کو ملی کہ عِلْمِ دِین سیکھنے، دوسروں کو سکھانے میں ہمیں جھجک نہیں کرنی چاہئے۔ دیکھئے! اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذِکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔

مثال بیان کرنا عِلْم کی بات سمجھانے ہی کے لئے ہے اور ہمارا رَبِّ کریم اس سے حیا نہیں فرماتا۔ اگرچہ حیا کا معنٰی ہمارے حق میں کچھ اور ہے، اللہ پاک کے حق میں کچھ اور ہے، بہر حال یہ وَصْف تو وہ ہے جو ہمیں بھی اپنانا چاہئے، عِلْمِ دِین سیکھنے کی بات ہو، حق بات سمجھنے کا معاملہ ہو یا دوسروں کو سمجھانے کا معاملہ ہو، اس میں ہر گز شرم جھجک کا شکار نہیں ہونا چاہئے ❁ کتنے سارے ایسے دِینی مسائل ہیں جو حیا والے ہیں، یہ مسئلے سیکھنے، بتانے میں جھجک محسوس ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر حیا والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ

سَلَّم نے وہ مسئلے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو سکھائے، صحابۂ کرام نے سیکھے ❁ کئی ایسے مسئلے ہیں جو بیان کرنے سے پہلے رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باقاعِدہ فرمایا کرتے تھے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ بیشک اللہ پاک حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا (لہٰذا میں بھی تمہیں یہ دِینی مسئلہ بتا رہا ہوں)۔[1] ❁ ایک مرتبہ ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے غسل سے مُتَعَلِّق ایک مسئلہ پوچھنا تھا، چنانچہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک حق بات سے حیا نہیں فرماتا، (لہٰذا میں بھی یہ مسئلہ پوچھنے حاضِر ہوئی ہوں)۔[2] ❁ ایک دِن حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وُضُو ٹوٹنے سے مُتَعَلِّق دِینی مسئلہ بیان فرمایا، یہ مسئلہ شرم، جھجک والا تھا، چنانچہ آپ نے مسئلہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: جو بات بیان فرمانے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حیا نہیں فرمائی، بیشک میں بھی اس کے بیان میں حیا نہیں کرتا۔[3]

مطلب یہ کہ ایسے دِینی مسائل بیان کرنا بے حیائی نہیں بلکہ حیا ہے۔ اگر یہ بے حیائی ہوتی تو پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ مسائل ہرگز بیان نہ فرماتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے لئے دَرْس ہے۔ غسل سے مُتَعَلِّق مسائِل، وُضُو سے مُتَعَلِّق مسائِل، ایسے ہی نکاح و طلاق وغیرہ سے مُتَعَلِّق دِینی مسائِل ہیں جن سے لوگ ناواقف ہوتے ہیں اور شرم و جھجک کے سبب ان مسائِل کو سیکھتے بھی نہیں ہیں۔ یہ بہت غلط بات بلکہ کئی ایک گُناہوں کا سبب بھی ہے۔ مثلاً آپ نے جھجک کے سبب غسل کے

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی اتیان النساء...الخ، جلد:3، صفحہ:364، حدیث:9۔
2 ... بخاری، کتاب الادب، باب مالا یستحیا من الحق...الخ، صفحہ:1519، حدیث:6121، ماخوذًا۔
3 ... ابن خزیمہ، کتاب الوضوء، باب ذکر الدلیل علی الاسم باسم المعرفۃ...الخ، صفحہ:8، حدیث:26۔

مسائل کسی سے نہیں پوچھے، نہ کتاب پڑھ کر انہیں درست طریقے سے سمجھا ہے تو عین ممکن ہے کہ آپ درست طریقے سے غسل نہ کر پائیں، جب درست طریقے پر غسل نہیں ہو گا تو طہارت نہیں ہو گی، طہارت نہیں ہوئی تو نماز بھی نہیں ہو گی، مسجد میں آنے کی بھی اجازت نہیں ہو گی، قرآنِ کریم کو ہاتھ لگانے کی بھی اجازت نہیں ہو گی۔ یوں آپ بہت ساری نیکیوں سے محروم بھی رہ جائیں گے اور بہت صُورتوں میں گُناہ بھی ہو گا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ دِینی مسائل سیکھنے میں ہر گز شرم و جھجک کا شکار نہ ہوں، ہاں! ایسے پوشیدہ مسائل عُلَمائے کرام سے علیحدگی میں، رازداری کے ساتھ سیکھئے! اسی طرح والِد اپنے بیٹے کو اور والدہ اپنی بیٹی کو اس طرح کے مسائل بتائے، سمجھائے، ان کی تربیت کرے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! حیا بھی باقی رہے گی اور بہت سارے دِینی مسائل سیکھنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

آیئے! بارگاہِ رسالت میں درخواست پیش کرتے ہیں:

یارسولَ اللہ! رحمت کی نظر حاضِرِ دربار ہوں کر دو کرم
جذبۂ حُسْنِ عمل ہے اور نہ عِلْم ناقِص و بیکار ہوں کر دو کرم
دولتِ اخلاق سے محروم ہوں ہائے! بدگفتار ہوں کر دو کرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): اعتراض نہیں سُوال کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سورۂ بقرہ کی آیت: 26 سُنی، اس میں 2 گروہوں کا ذِکْر ہوا ہے، (1): ایک ہیں کافِر، غیر مسلم، یہ جب قرآنِ کریم میں بیان کی گئی مثالیں پڑھتے

یا سُنتے ہیں تو اس پر اعتراض کرتے اور کہتے ہیں:

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ | ترجمہ کنزُالعِرفان: اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟

(2): دوسرا گروہ اَہلِ ایمان کا ہے، یہ خوش نصیب جب قرآنی مثالیں پڑھتے یا سنتے ہیں تو ان پر یقین کرتے اور انہیں حق مانتے ہیں، ان کے مُتَعَلِّق ارشاد ہوا:

فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ | ترجمہ کنزُالعِرفان: بہرحال ایمان والے تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔

یہاں سے ہمیں ایک سبق سیکھنے کو ملتا ہے، وہ یہ کہ اچھا آدمی وہ ہے جو اعتراض کرنے کی بجائے بات کو سمجھنے کی کوشش کرے، کیونکہ جو بات کو سمجھنے کی بجائے الٹا اعتراض کیا کرتا ہے، وہ اچھا آدمی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہے۔

ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے، جو بات کو سمجھتے کم اور اعتراض زیادہ کرتے ہیں۔ یہ قانون ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی میں نافِذ کر لیجئے کہ ہم نے سُوال کرنا ہے، اعتراض ہرگز نہیں کرنا۔ کیونکہ سُوال عِلْم کی چابی ہے جبکہ اعتراض ہلاکت کا سبب ہے۔

فرشتوں نے سُوال کیا، شیطان نے اعتراض

دیکھئے! جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السَّلام کی خِلافت کا اعلان فرمایا تو فرشتوں نے بھی ایک سوال کیا تھا، انہوں نے کہا:

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ | ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا تُو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون

لَكَ ؕ (پارہ:1،البقرۃ:30)	بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔

یہ فرشتوں کا سوال تھا، وہ حضرت آدم علیہ السَّلام کی خِلافت کی حکمت جاننا چاہتے تھے، لٰہذا انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں سُوال کیا۔

بالکل یہی معاملہ شیطان کے ساتھ بھی تھا، حضرت آدم علیہ السَّلام کو خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے؟ یہ بات شیطان بھی نہیں سمجھ پایا تھا مگر اس بدبخت نے سوال نہیں کیا بلکہ اعتراض اُٹھایا، یہ بولا:

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ (پارہ:15،بنی اسرائیل:61)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تُو نے مٹی سے بنایا؟

اب یہ دونوں پہلو ہمارے سامنے ہیں، فرشتوں نے سُوال کیا، اللہ پاک نے ان کے مُتَعلِّق فرمایا:

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ (پارہ:17،الانبیاء:26)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بلکہ (فرشتے) عزّت والے بندے ہیں۔

شیطان نے سُوال نہیں کیا بلکہ اعتراض کیا تو یہ ہمیشہ کے لئے مردُود ہو گیا، اللہ پاک نے اس کے مُتَعلِّق فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: تُو جنت سے نکل جا کہ بیشک تُو دھتکارا ہوا ہے اور بیشک قیامت تک تجھ پر

میری لعنت ہے۔ | (پارہ:23، ص:77-78)

معلوم ہوا؛ اگر کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے، ہم کسی دِینی مسئلے کی حکمت نہ سمجھ پائیں تو اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا عزّت کا سبب ہے لیکن اپنی کم عقلی سے اس پر اعتراض کر ڈالنا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا

بخاری شریف کی **حدیثِ پاک** ہے۔ ایک شخص تھا، وہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، کلمہ پڑھا، اسلام قبول کیا، اب یہ شخص نمازیں بھی پڑھتا تھا، دیگر نیک کام بھی کیا کرتا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر مزید کرم نوازی یہ فرمائی کہ اسے کاتِبِ وحی بنایا یعنی قرآنی آیات جب نازِل ہوں تو انہیں لکھ کر محفوظ کرنے کی ذِمَّہ داری عطا فرمائی۔ یہ کتنا بڑا منصب تھا...!! کیسی نصیب کی بات تھی مگر اس شخص پر بدبختی غالِب تھی، اس نے قرآنی آیات کو اللہ پاک کا کلام سمجھنے کی بجائے، اس پر اعتراضات اُٹھائے، قرآنِ کریم کو، اس کی مُبارَک آیات کو سمجھنے کی بجائے، اس کے مُتَعَلِّق شکوک وشبہات کا شکار ہو گیا اور بدقسمتی سے اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ کفر کے گڑھے میں کُود گیا۔

اللہ! اللہ! اس بدبخت کا بُرا انجام یُوں ہوا کہ جب یہ مرا، اس کے مذہب والوں نے اپنی روایت کے مطابق اس کی آخری رسومات پُوری کیں اور گڑھا کھود کر زمین میں دفن کر دیا۔ یہ لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے، اگلے دِن صبح کو دیکھا تو اس کی لاش گڑھے کے باہَر زمین پر پڑی تھی، انہوں نے سوچا شاید مسلمانوں نے دشمنی دکھائی ہے اور اس کی

لاش کو گڑھے سے نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ اسے دفن کیا اور گھر چلے گئے، اگلے دِن صبح کو دیکھا تو اس کی لاش پھر گڑھے کے باہَر زمین پر پڑی تھی، اس کے مذہب والوں نے پھر اسے دفن کر دیا، تیسرے دِن پھر دیکھا تو اس کی لاش زمین کے باہَر پڑی ہوئی تھی، اب وہ جان گئے کہ یہ کام کسی انسان نے نہیں کیا بلکہ یہ اللہ پاک کی طرف سے اسے سزا دی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس بدبخت کی لاش کو ایسے ہی چھوڑا اور واپس چلے گئے۔ (1)

اَللّٰہُ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** یہ ہے قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے، اس پر یقین نہ رکھنے، اس کلامِ پاک کو خُدائی کلام نہ ماننے کا عبرتناک انجام...!!

قرآنِ کریم کے ساتھ ہمارا تعلق...؟

ہم الحمدللہ! مسلمان ہیں۔ ہم قرآنِ کریم کو مانتے ہیں، اس پر یقین رکھتے ہیں، قرآنِ کریم کو اللہ پاک کا کلام مانتے ہیں، قرآنِ کریم کے ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف بلکہ ایک ایک نقطے کو حق اور سچ مانتے ہیں۔ لیکن عملی طَور پر ہمارا قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کیسا ہے؟ اس پر آج غور کرنے کی بہت حاجت ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ قرآنِ کریم کا ہر ہر لفظ، ہر ہر حرف سچا ہے مگر افسوس! ❁ کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں سُود کا حرام ہونا سمجھ نہیں آتا ❁ کتنے ایسے خاندان ہیں جو قرآنِ کریم کے بیان کئے ہوئے وراثت کے قوانین پر مطمئن نہیں ہوتے ❁ آہ! بہت سارے عقل کے دُشمن ہیں جنہیں قرآنِ کریم کی پردے سے مُتَعَلِّق تعلیمات پر شبہات ہیں ❁ کتنوں کو مسئلہ شفاعت سمجھ نہیں آتا ❁ کتنے

---

1 ...بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، صفحہ: 919، حدیث: 3617 خلاصۃً۔

سارے مسئلہ عِلْمِ غیب کو لے کر بگڑ جاتے ہیں ❁ کتنے ساروں کو اسلام کا معاشی نظام سمجھ نہیں آتا ❁ کتنے سارے اسلام کے خاندانی نظام پر اعتراضات اُٹھاتے نظر آتے ہیں ❁ کتنے ہیں جو اسلام کے نظامِ عدل پر انگلیاں اُٹھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ غرض کہ آج کل یہ بے یقینی عام ہوتی جارہی ہے۔ عِلْمِ دِین باقاعِدگی کے ساتھ کسی عاشقِ رسول عالِمِ دِین کی خدمت میں پہنچ کر سیکھنے کی توفیق نہیں ملتی، ساری زندگی غیر مسلموں کا لٹریچر پڑھتے ہیں، پھر اپنی چھوٹی سی عقل کے ساتھ اللہ پاک کے پاکیزہ دِین اور قرآنی تعلیمات کو تولنے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ بہت سخت بات ہے، عُلَما فرماتے ہیں: جو قرآنِ پاک کی بیان کردہ کسی بھی چیز کے سچّا ہونے میں شک کرے وہ کافِر ہے۔[1]

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے! ہم مسلمان ہیں، ہم ماننے والے ہیں، ہم پر تو یہ لازم ہے کہ جو بات سمجھ میں آجائے، اس پر بھرپُور طریقے سے عمل پیرا ہو جائیں، جو سمجھ نہ آئے، اسے سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر ایسی بات ہے، قرآنِ کریم کی ایسی آیات ہیں جو ہماری عقل ہی سے اُونچی ہیں جیسے آیاتِ مُتَشَابِہات ہیں، ان کا عِلْم ہمیں دِیا ہی نہیں گیا ہے، ان کے بارے میں بس یہی کہیں:

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ (پارہ:3، آل عمران:7)	ترجمہ کنزُالعِرفان: ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رَبّ کی طرف سے ہے

یقیناً اسی میں عافیت ہے، اسی میں حفاظت ہے، اسی میں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

1 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، صفحہ:183۔

قرآن ہمارا امام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم ہمارا اِمام ہے۔ کوئی سائنسی نظریہ، کسی غیر مسلم کی ریسرچ، کوئی دُنیوی قانون، کسی فلسفی کی تھیوری اگر قرآنِ کریم کے خِلاف ہے تو وہ تھیوری، وہ نظریہ، وہ ریسرچ تو غلط ہو سکتی ہے **مگر قرآنِ کریم کی کوئی بھی تعلیم، کسی وقت، کسی لمحے، کسی دَور میں، کسی کے بھی حق میں ہرگز ہرگز غلط نہیں ہو سکتی۔** اس لئے ہم سب پر لَازِم ہے کہ ہم عملی طور پر ہر ہر معاملے میں قرآن و حدیث کو اپنا معیار بنائیں، جو بات قرآن و حدیث کے مُوَافِق ہے، ہمیں دِل و جان سے قبول ہے اور جو بات قرآن و حدیث کے خِلاف ہے، ہم اسے ہرگز قبول نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارا امام سائنس نہیں، ہمارا امام فلسفی نہیں، ہمارا امام کوئی ریسرچ نہیں **بلکہ ہمارا اِمام رَبِّ کریم کا پاکیزہ کلام قرآنِ کریم ہے۔** صحابیٔ رسول، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: اِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَّ مُشَفَّعٌ قرآن کریم شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی فَمَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ جو قرآنِ کریم کو اپنا امام اور پیشوا بنا لے گا، قرآنِ کریم اسے جَنّت میں لے جائے گا وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَی النَّار اور جو قرآنِ کریم کو پسِ پُشت ڈال دے گا، قرآنِ کریم اسے جہنّم میں دھکیل دے گا۔[1]

لٰہذا قرآنِ کریم پر ایمان لانے کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی زِندگی کے ہر شعبے میں، ہر مسئلے میں اور ہر مرحلے پر قرآنِ کریم کو اپنا امام اور پیشوا بنائیں۔

گَرْ تُو مِی خَواہِی مُسَلْمَاں زِیْسْتَنْ | نَیْسْت مُمْکِنْ جُزْ بہ قُرْآں زِیْسْتَنْ

---

[1]... مُصَنَّف عَبْدُ الرَّزّاق، باب تعلیم القران، جلد:3، صفحہ:229، حدیث:6030۔

ترجمہ: اگر مسلمان بَن کر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو بغیر قرآن کے ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔

"ولید بن یزید" کی گستاخی اور انجام

خِلافتِ بنو اُمَیّہ کا ایک بادشاہ ہوا ہے: ولیدِ بن یزید۔ انتہائی سرکش اور بے باک تھا۔ **حدیثِ پاک** میں ارشاد ہوا میری اُمَّت میں ولید نامی ایک شخص ہو گا جو فرعون سے بھی زیادہ سرکش ہو گا۔ عُلَمائے کرام نے اس **حدیثِ پاک** سے یہی ولید بن یزید مُرَاد لیا ہے۔[(1)] ایک مرتبہ ولید بن یزید نے قرآنِ کریم سے فال نکالی۔ قرآنِ کریم سے فال نکالنا ویسے ناجائز ہے۔ قرآنِ کریم فال نکالنے کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے نازِل ہوا ہے مگر ولید بدبخت تو یُونہی سرکش تھا، اسے جائِز و ناجائِز کی کیا پرواہ تھی! اس نے فال نکالی تو جو آیتِ کریمہ اس کے سامنے آئی وہ گویا اس کی اپنی ہی زِندگی کا پورا پورا نقشہ تھی، چنانچہ فال میں جو آیت نکلی وہ پارہ: 13، سورۂ ابراھیم کی آیت: 15 تھی، ارشاد ہوتا ہے:

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہر سرکش ہٹ دھرم ناکام ہو گیا۔

ولید نے جب یہ آیت پڑھی تو اس پر اِقْتِدار کا بھوت سُوار ہو گیا اور غرور و تکبر سے بھر کر اس بدلگام نے معاذ اللہ! قرآنِ کریم کو شہید کر کے بے ادبی کے ساتھ پھینک دیا اور کہا: کیا تُو سرکش وہٹ دھرم کو وعید سُناتا ہے؟ ہاں! میں ہوں سرکش وہٹ دھرم، جب تُو روزِ قیامت اللہ پاک کے سامنے جائے تو بتا دینا کہ میرے ساتھ ولید نے ایسا سلوک کیا ہے۔

تاریخ کے صفحات پر موجود ہے کہ اس واقعہ کے چند ہی دِن بعد ولید بن یزید کا سر

---

1 ...دلائل النبوة، کتاب جماع ابواب اخبار النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بالکوائن، جلد: 6، صفحہ: 505-506 ملتقطاً۔

کاٹ کر اسی کے محل میں لٹکا دیا گیا، اسی کے چچا کے بیٹے نے اس کے خِلاف بغاوت کی اور اعلان کیا کہ جو ولید کا سَر کاٹ کر لائے گا اسے ایک لاکھ دِرْہم (یعنی چاندی کے سکے) انعام دیا جائے گا، چنانچہ اس کا سر کاٹ کر اس کے چچا کے بیٹے کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے کچھ دِن تو اس کے سَر کو اسی کے محل میں لٹکائے رکھا، پھر چوراہے پر لٹکا دیا۔[1]

ملے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے | مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے | زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے، تماشا نہیں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اُن کا انجام جو قرآنِ کریم کو اپنا پیشوا نہیں مانتے اور مَعَاذَ اللہ! اس کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ بطورِ مسلمان ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم ہر معاملے میں قرآنِ کریم کو اپنا پیشوا مانیں اور اس سے ہدایت کا نُور حاصِل کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قرآن میں ہو غوطہ زَن اے مردِ مسلمان!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ فتنوں کا دَور ہے، شاید یہ وہی زمانہ ہے جس کے مُتَعَلِّق ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے، کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔[2] شاید اسی دَور کے مُتَعَلِّق

1 ...حَیَاۃُ الحیوان، جلد:1، صفحہ:108 ملتقطًا۔
2 ...بخاری، کتاب الفتن، باب تکون الفتنۃ القاعد...الخ، صفحہ:1721، حدیث:7081۔

فرمایا گیا تھا کہ آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافِر ہو گا۔[1] اس لئے اس فتنوں بھرے دَور میں سب سے زیادہ جس بات کی ضرورت ہے وہ یہی کہ ہم قرآنِ کریم کے ساتھ اپنا تعلق درست کریں۔ قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کی وہ بنیادیں جو علمائے کرام نے ہمیں بتائی ہیں، ہم میں سے ہر ایک غور کرے کہ کیا میرا قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق انہی بنیادوں پر ہے یا نہیں ہے؟

قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کی بنیادیں

سب سے پہلی بات تو یہی کہ ہم قرآنِ کریم دُرست طریقے سے پڑھنا سیکھ لیں، افسوس کے ساتھ آج کل کتنے ایسے مسلمان ہیں جنہیں دُرُست عربی لب ولہجے میں، تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا بھی نہیں آتا۔ بعض دفعہ لوگ تِلاوت میں ایسی ایسی غلطیاں کر رہے ہوتے ہیں کہ اَلْاَمان والحفیظ...!! اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ باقاعِدہ طور پر تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ لیں اور اگر سیکھ چکے ہیں تو دِل کی تسلی کے لئے کسی ماہِر قارِی صاحِب کو سُنا لیں تاکہ جو غلطیاں وغیرہ ہوں، وہ نکل جائیں۔ اگر آپ قرآنِ کریم پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دوسروں کو پڑھانے کی سَعَادت پائیں کہ حدیثِ پاک کے مطابق قرآن سیکھنے اور سکھانے والا بہترین آدمی ہے۔

اسی طرح تِلاوتِ قرآن کی بھی عادت بنائیں۔ بہت افسوس! کی بات ہے کہ آج مسلمان کے پاس اپنے رَبّ کے کلام قرآنِ کریم کو پڑھنے، اس کی تلاوت کرنے کا وقت

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال...الخ، صفحہ:62، حدیث:118۔

نہیں ہے حالانکہ ❁ تلاوتِ قرآن افضل عِبَادت ہے۔[1] ❁ قرآن پڑھنے سے رَحْمَت اُترتی، فرشتے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔[2] ❁ روزِ قیامت قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔[3] ❁ جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 **نیکیاں** ہیں اور جو نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 **نیکیاں** ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 **نیکیاں** ہیں اور جو بغیر وضو تلاوت کرے اس کے لئے 10 **نیکیاں** ہیں۔[4] ❁ قاریٔ قرآن اسلام کے جھنڈے کو تھامنے والا ہے۔[5] ❁ قاریٔ قرآن اللہ پاک کا خاص بندہ ہے۔[6] ❁ قرآن پڑھنے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ رہتا ہے۔[7] ❁ قرآن پڑھنے والا اس کی بَرَکت سے ترقی کرتا اور بڑے درجات حاصِل کرلیتا ہے۔[8]

ایسے ثوابات، ایسے فائدے ہیں قرآنِ مجید کی تِلاوت کرنے کے، مگر ہم تِلاوت نہیں کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تلاوتِ قرآنِ کو اپنے روز کے معمولات میں شامِل کریں، جیسے کھانے کے بغیر ہمارا دِن نہیں گزرتا، اسی طرح تلاوتِ قرآن بھی رُوح کی غذا ہے، اس

1 ... کنز العمال، کتاب: الاذکار، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 257، حدیث: 2261۔
2 ... مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی ... الخ، صفحہ: 1039، حدیث: 2699 ماخوذًا۔
3 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن ... الخ، صفحہ: 290، حدیث: 804۔
4 ... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ، الباب الثانی، جلد: 1 صفحہ: 362۔
5 ... مسند الفردوس، جلد: 2، صفحہ: 135، حدیث: 2690۔
6 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 258، حدیث: 2275۔
7 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الجزء الاول، جلد: 1، صفحہ: 258، حدیث: 2267۔
8 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الجزء الاول، جلد: 1، صفحہ: 259، حدیث: 2289۔

کے بغیر بھی ہمارا دِن نہیں گزرنا چاہئے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے | تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

قرآنِ کریم کو سمجھنے کی کوشش کیجئے!

قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کی دوسری اَہَم بنیاد یہ ہے کہ ہم اسے سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ اگرچہ قرآنِ کریم کی بغیر سمجھے تِلاوت کرنا بھی بڑی فضیلت کا کام ہے مگر قرآنِ کریم کو سمجھنے کی جو فضیلت ہے، اس کی جُدا ہی شان ہے۔ حضرت وُہَیْب بن وَرْد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے، **اسے سمجھنے، اس میں غور و فِکْر کرنے سے زیادہ دِلوں کو نرم کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی۔**[1]

معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھنے سے دِل نرم ہوتے ہیں، خَوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے، باطنی بیماریاں دُور ہوتی ہیں، اعلیٰ اخلاق و اَوْصاف نصیب ہوتے ہیں۔

قرآن کو سینوں میں ہم ایسے بسائیں گے | چہروں پہ تلاوت کا اک نور سجائیں گے
تطہیر ہو ہر دِل کی قرآں کی تلاوت سے | قرآن کو سیکھیں گے اور سب کو سکھائیں گے

قرآنِ کریم کو اپنی اِصْلاح کا ذریعہ بنائیے!

قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کی تیسری اَہَم ترین بنیاد یہ ہے کہ ہم اس پاکیزہ کلام سے اپنے لئے سبق حاصِل کریں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اِحْیَاءُ العلوم** کی پہلی جلد میں تِلاوتِ قرآن کے 10 باطنی آداب بیان فرمائے ہیں۔ ان میں 7واں باطنی ادب ہے: تَخْصِیْص۔ یعنی بندہ قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ خاص سمجھے، اپنی ہدایت کے لئے

---

1 ...احیاء العلوم، جلد: 1، صفحہ: 863 مترجم۔

تِلاوت کرے، تِلاوت کرتے وقت یہ تَصَوُّر باندھے کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جو اَحْکامِ بیان فرمائے ہیں، **یہ میرے ہی لئے ہیں،** جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، **یہ مجھے ہی منع کیا جارہا ہے،** قرآنِ کریم میں جو قیامت کا تذکرہ ہے، جہنّم کا ذِکْر ہے، عذابات کا تذکرہ ہے، جو نصیحت بھرے واقعات بیان کئے گئے ہیں، **یہ سب میرے ہی لئے ہیں، میں نے ہی ان سے نصیحت لینی ہے۔**(1)

اگر ہم یہ تَصَوُّر باندھ کر تِلاوت کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قرآنِ کریم ہمارے دِل میں اُترے گا، اَثَر بھی کرے گا، آنکھوں میں آنسو بھی آئیں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو زِندگی بھی سَنور جائے گی۔

قرآنِ کریم پر اپنا یقین پختہ کیجئے!

قرآنِ کریم کے ساتھ تعلق کی چوتھی اور اَہَم ترین بنیاد یہ ہے کہ ہم اس پر پختہ ترین یقین رکھیں، جو کچھ قرآنِ کریم نے ارشاد فرمادیا، بس اب دُنیا ادھر سے اُدھر تو ہو سکتی ہے، زمین اُوپر، آسمان نیچے تو آسکتا ہے مگر قرآنِ کریم کا وہ ارشاد ہر گز ہر گز غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ بات ہماری نس نس میں سمائی ہونی چاہیے۔ تقریباً ہر مسلمان ہی اپنی زبان سے یہی کہتا ہے کہ قرآن پر ایسا ہی یقین چاہئے! مگر افسوس! جب گھر میں شادِی ہو، گانے باجے بجائے جارہے ہوں، کھلم کھلی بے پردگی کی جارہی ہو، ایسے وقت اگر کوئی قرآنِ کریم کی آیت سُنا دے، نیکی کی دعوت دے دے تب رسم و رواج یاد آتے ہیں، ناجائِز طور پر رشوت دینی پڑ رہی ہو، کاروبار بڑھانے کے چکر میں سودی لین دین کیا جارہا ہو، تب اگر نیکی

---

1 ...احیاء العلوم، جلد:1، صفحہ:859 خلاصۃً۔

کی دعوت پیش کی جائے، قرآنی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے تو دِل پر بہت بھاری پڑتا ہے، جب کوئی سائنسی نظریہ، کسی غیر مسلم کی تھیوری سامنے آجائے، تب اس یقین کو بر قرار رکھنا بہت دشوار ہو جاتا ہے، شیطان وسوسے ڈالتا اور بندے کو ایمان سے بھٹکانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے، ہمارے کتنے ایسے نوجوان ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم با قاعِدہ سیکھا ہی نہیں ہوتا، بڑی بڑی ڈگریاں لی ہوتی ہیں، ساری زندگی غیر مسلموں کی کتابیں پڑھی ہوتی ہیں، ان کے سامنے جب قرآنی آیات تِلاوت کی جاتی ہیں تو بعض نادان شکوک و شبہات کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے، قرآنِ کریم پر ہمیشہ پختہ ترین یقین رکھئے! ہمارے اسلاف، بزرگانِ دِین، اللہ پاک کے نیک بندے قرآنِ کریم پر کیسا پختہ یقین رکھتے تھے، کبھی ان کی سیرت پڑھ کر دیکھئے! یہ بلند ہمت لوگ آگ میں کُود جانا گوارا کر لیتے تھے مگر قرآن پر ان کا یقین کمزور نہیں ہوتا تھا۔

آگ کے پُجاری مسلمان ہو گئے

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے دَور مبارک کے ایک بزرگ ہیں: حضرت عبد الحمید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ۔ آپ ایک مرتبہ ایران گئے، وہاں آگ کے پجاری رہتے تھے۔ وہاں کے مسلمانوں نے جب شیخ عبد الحمید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو دیکھا تو آگ کے پُجاریوں سے بحث کر کے اسلام کی سچائی واضح کرنے کے لئے ان کا نام لے دیا۔ شیخ عبد الحمید رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اس کام کے لئے بحث کی حاجت ہی نہیں ہے، یہ آگ کے پجاری جس چیز (یعنی آگ کی) پوجا کرتے ہیں، اسی سے حق پوچھ لیتے ہیں (یعنی ان میں سے کوئی آگ میں کھڑا ہو جائے، اگر آگ اسے جلائے تو معلوم ہو جائے گا کہ آگ کی پوجا نے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیا)۔ وہ

آگ کے پجاری اس پر راضی ہو گئے، چنانچہ وقتِ مقررہ پر آگ جلا دی گئی، شیخ عبد الحمید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی تشریف لے آئے، آگ کے پجاری بھی آ گئے، جب آگ میں جانے کا وقت ہوا تو وہ آگ کا پجاری ڈر کر رُک گیا مگر شیخ عبد الحمید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جلتی ہوئی آگ میں داخِل ہوئے اور پورے 20 منٹ آگ کے اندر کھڑے رہے، پھر صحیح سلامت باہَر تشریف لے آئے۔ یہ منظر دیکھ کر بہت سارے غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ بعد میں کسی نے شیخ عبد الحمید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ جلتی ہوئی آگ میں کیسے چلے گئے؟ فرمایا: قرآنِ کریم کو ساتھ لے کر۔ مجھے یقین تھا کہ قرآنِ کریم جو ہمیں جہنّم کی آگ سے بچا سکتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس دُنیا کی آگ سے بھی ضرور بچا لے گا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھئے! قرآنِ کریم پر کیسا پختہ یقین ہے...!! ہم نے ایسا تجربہ نہیں کرنا، یعنی اپنا یقین آزمانے کے لئے آگ میں نہیں کُودنا، البتہ یہ تو ضروری ہے کہ ہم قرآنِ کریم پر پختہ ترین یقین رکھیں، ایسا پکّا یقین کہ کسی کے وسوسے، کسی فلسفی کا فلسفہ، کسی انسان نما شیطان کی باتیں ہمارا یقین کمزور نہ کر سکیں۔ اللہ پاک ہمیں ایسا پختہ یقین نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

فیضانِ قرآن اور دعوتِ اسلامی

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! آج کے دَور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی قرآنِ کریم کے فیضان کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے کوشاں ہے، اللہ پاک کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی ہمیں قرآن پڑھنا بھی سکھاتی ہے، دعوتِ اسلامی

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:1، صفحہ:197۔

ہمیں قرآن سمجھنے کے ذرائع بھی فراہم کرتی ہے۔ ❁ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ ملک میں جامعاتُ المدینہ چل رہے ہیں، جن میں درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروایا جاتا ہے، اس کورس کو کرنے کی برکت سے جہاں اور بہت سارے فائدے ملتے ہیں، ایک اہم فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ ہمیں قرآنِ کریم سمجھنے میں آسانی مل جاتی ہے۔ ❁ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت آن لائن بھی دَرْسِ نظامی کروایا جاتا ہے، اس کے ذریعے آپ گھر بیٹھے ہی درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کر سکتے ہیں۔ ❁ اسی طرح آن لائن قرآنِ مجید ترجمہ و تفسیر کورس بھی کروایا جاتا ہے ❁ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے **کَنْزُ الْاِیْمان، کَنْزُ الْعِرْفَان، تفسیر خَزائِنُ الْعِرْفان، صراطُ الجنان اور مَعْرِفَۃُ الْقُرْآن** شائع (Publish) کئے ہیں، ان کے ذریعے بھی قرآنِ کریم سمجھنے میں آسانی ملتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آن لائن استخارہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے: ***Online rohani ilaj & istikhara*** (آن لائن روحانی علاج اینڈ استخارہ) اس ایپلی کیشن کے ذریعے ❁ آن لائن استخارہ کروایا جا سکتا ہے ❁ امیر اہلسنت **مولانا الیاس عطّار قادری** کے ذریعے قادری عطّاری سلسلے میں بیعت اور طالِب ہوا جا سکتا ہے ❁ روحانی علاج کے لئے رابطہ کیا جا سکتا ہے اور مختلف اوراد و وظائف حاصِل کئے جا سکتے ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: چشمہ (یعنی عینک) لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وضاحت: عینک لگا کر نماز پڑھنے سے مُتَعَلِّق عموماً لوگ کشمکش کا شکار رہتے ہیں، بعض عینک لگا کر نماز پڑھ لیتے ہیں، بعض اسے درست خیال نہیں کرتے۔ اس حوالے سے شرعی مسئلہ یہ ہے کہ عینک کا فریم چاہے پلاسٹک کا ہو یا کسی بھی دھات کا، اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ ہاں! اس میں ایک احتیاط کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ ناک کی ہڈی زمین پر جمنا واجب ہے۔ لہٰذا چاہے عینک پہنی ہو یا نہ پہنی ہو ناک کی نوک نہیں بلکہ سخت ہڈی پُوری احتیاط کے ساتھ زمین پر اس طرح لگائیے کہ زمین کی سختی محسوس ہو۔[1] اگر یہ ہڈی زمین پر نہ لگی تو واجب چھوٹ جائے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا مُجِیْبُ

---

1 ... دار الافتاء اہلسنت غیر مطبوعہ، Sar-7773، 28 رجب المرجب 1443ھ / 02 مارچ 2022ء خلاصۃً۔

2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:514، حصہ:3 خلاصۃً۔

دَرْدِ سَر سے آرام کے لئے اللہ پاک کا پیارا نام یَا مُجِیْبُ 3 مرتبہ پڑھ کر دَم کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دردِ سر دُور ہو گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 252۔